بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳ | ۲۴ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش | ۹ ربیع الثانی ۱۳۶۴ ھ | ۲۴ مارچ ۱۹۴۵ء | نمبر ۷۱

280

مدینۃ المسیح

بی سرروڈ (سندھ) ۲۲ مارچ۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق بذریعہ تار الفضل کو اطلاع دی ہے۔ کہ گھوڑے کی سواری کی وجہ سے حضور تین روز تک انتڑیوں میں ورم سے بیمار رہے۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۲۳ مارچ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کانوں میں درد ضعف اور آشوب چشم کی تکلیف ہے احباب دعائے صحت کریں — حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو ضعف کی شکایت ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں — حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے — حضرت صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب اور لفٹننٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب دورہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں — نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔ مہاشہ فضل حسین صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب کو

روزنامہ الفضل قادیان — ۹ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

اسلامی طلاق اور ویدک دھرم کا نیوگ

از ایڈیٹر

ہندو کوڈ کی جن تجاویز کی تائید آریہ سماج بڑے زور شور کے ساتھ کر رہی ہے۔ ان میں سے ایک ناقابل برداشت حالات میں خاوند بیوی کی علیحدگی بھی ہے۔ اور اسلامی مسئلہ طلاق اور خلع میں جو فرق ہے اسے نہ سمجھتے ہوئے ہندو اسے طلاق ہی کہہ رہے ہیں۔ خواہ علیحدہ ہونے کے لئے عورت مجبور ہو یا مرد۔ اس بارے میں پراچین ہندو دل کا یہ کہنا بالکل درست ہے۔ کہ "آریہ تہذیب پتی پتنی کے سمبندھ کو دھارمک سمبندھ سمجھتی ہے۔ یہ سمبندھ اس کے نزدیک اٹوٹ ہے"۔ یعنی ہندو دھرم میں خاوند بیوی کے تعلق کو مذہبی تعلق قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کے نزدیک یہ تعلق کسی حالت میں بھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ خود آریہ بھی پہلے یہی کہا کرتے تھے۔ ان کے رشی اور آریہ سماج کے بانی نے بھی یہی قرار دیا ہے۔ اور اسی وجہ سے اپنی بدنام جہاں "کتاب ستیارتھ پرکاش" میں طلاق پر بہت کچھ لے دے کی۔ اور اس مسئلہ کو غیر معقول اعتراضات کا نشانہ بنایا ہے۔ لیکن چونکہ مرد عورت دونوں کو مجبور کن حالات پیش آسکتے ہیں۔ اور کئی ایک کو آتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے "نیوگ" کے نام سے نہایت ہی غیرت کش طریق عمل پیش کیا ہے۔

اب جبکہ ہندو کوڈ میں سوامی دیانند کے پیش کردہ نیوگ کو جاری کرنے کی بجائے طلاق کی تجویز پیش کی گئی۔ اور آریوں نے اس کی پرزور حمایت شروع کر دی۔ تو غیر آریہ ہندو ان کو اس قسم کے طعنے دے رہے ہیں۔ کہ

"طلاق کے پیچھے دوڑنے والی ہندو سوسائٹی کا تصور سوامی دیانند کے دماغ میں یقیناً نہیں تھا۔ اور وہ یقیناً اس بات کے خلاف تھے کہ ہندو عورتوں کے طلاق حاصل کرنے کا کوئی قانون بن جائے۔ جو آریہ سماجی آج اس لعنت کی حمایت کر رہے ہیں۔ وہ اپنے دھرم کو بھی بدنام کرتے ہیں اپنی سبھا کو بھی۔ اور اپنے گورو دیانند کو بھی"۔

(پربھارت ۲۳ مارچ ۱۹۴۵ء)

یہ درست ہے کہ سوامی دیانند کے دماغ میں یہ بات نہ تھی۔ اور یقیناً وہ اس کے خلاف تھے۔ کہ ہندو عورتوں کے طلاق حاصل کرنے کا کوئی قانون بن جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی تو ہے۔ کہ سوامی جی نے نیوگ کو طلاق کا نعم البدل قرار دیا۔ اور اسے جاری کرنے کے لئے لمبی چوڑی ہدایات مرتب فرمائیں۔ اب دو ہی صورتیں ہیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ سوامی دیانند طلاق کی مذمت کرنے اور اس کی بجائے نیوگ جاری کرنے کا حکم دینے

میں حق بجانب تھے۔ وہ یہ تسلیم کریں۔ کہ سوامی جی نے طلاق کی بجائے نیوگ جاری کرنے میں بھی کوئی غلطی نہیں کی۔ اور اس پر عمل کرنا ہندوؤں کے لئے ضروری ہے۔ یا پھر نیوگ کو انسانی غیرت و حمیت کے خلاف قرار دیتے ہوئے یہ کہیں کہ سوامی جی نے طلاق کی مذمت اور نیوگ کی حمایت کرنے میں سخت غلطی کھائی ہے جس کا ازالہ اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ نیوگ کو تو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا جائے۔ مگر طلاق کو رواج دینے کی کوشش کی جائے۔ آریوں نے یہی طریق اختیار کیا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ سوامی دیانند نے نیوگ کی جو تعریف بیان کی ہے۔ اور اس کے لئے جو طریق اور شرائط تجویز کئے ہیں۔ وہ ہر باغیرت انسان کے لئے قطعاً ناقابل برداشت ہیں۔ اور ان پر غیرت و حمیت کی موجودگی میں عمل کرنا محال ہے۔ ان حالات میں انہوں نے طلاق کی حمایت شروع کر دی ہے۔ لیکن جو لوگ ایک طرف تو یہ کہتے ہیں۔ کہ سوامی دیانند اور ان کے نزدیکی بھگتوں نے چونکہ طلاق کی مذمت کی ہے۔ اس لئے ہندوؤں کو اس کی حمایت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور دوسری طرف طلاق کی بجائے سوامی جی کے پیشکردہ نیوگ کی بے حد مذمت کرتے چلے آرہے ہیں۔ حتیٰ کہ سوامی جی کو بھی بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ ان کی پالیسی ناقابل فہم ہے۔ اخبار "پربھات" نے جو اپنے آپ کو آریہ تو نہیں کہتا۔ لیکن حال ہی میں آریہ اخباروں سے بڑھ کر ستیارتھ پرکاش کی حمایت میں شور مچا چکا ہے۔ اور یہاں تک لکھ چکا ہے۔

کہ اس میں ایک لفظ کی بھی تبدیلی کسی صورت میں برداشت نہیں کی جا سکتی۔ اس کے سامنے جب ایک آریہ نے نیوگ کا مسئلہ رکھا۔ اور بتایا۔ کہ

"آریہ سماج نے نیوگ کا مسئلہ اس لئے جائز قرار دیا تھا۔ کہ سوسائٹی میں عورتوں کے حقوق کی رکھشا ہو سکے"۔

تو وہ حیران رہ گیا۔ اور یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا کہ "آریہ مہاشہ (نہیں بلکہ سوامی دیانند) ہندو عورتوں کو طلاق ہی نہیں دیتا۔ بلکہ نیوگ کرنے کی حد تک بھی پہونچ گیا ہے۔ مثال کے طور پر وہ یہ چاہتا ہے کہ اگر کسی ہندو عورت کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو۔ اس کا خاوند بچہ پیدا نہ کر سکتا ہو۔ تو وہ کسی دوسرے مرد سے تعلق پیدا کر کے اولاد پیدا کرا سکتی ہے۔ ہندو کوڈ میں طلاق کی تجویز رکھنے والوں کا دماغ تو صرف اس حد تک گیا۔ کہ انہوں نے خاوند کے نقص کی وجہ سے بیوی کو حق دے دیا۔ کہ وہ عدالت سے درخواست کر کے اس سے علیحدہ ہو جائے۔ اور کسی دوسرے مرد کی بیوی بن جائے۔ لیکن یہ آریہ مہاشہ (نہیں بلکہ سوامی دیانند) ان سے بھی دو قدم آگے نکل گیا۔ اور کہتا ہے۔ بیوی خاوند سے الگ نہ ہو۔ اسی کے گھر میں اسی کی قانونی بیوی رہے۔ مگر اولاد پیدا کرنے کے لئے کبھی دوسرے مرد کی وقتی بیوی بن جایا کرے"۔

یہ جو کچھ لکھا بانی آریہ سماج نے لکھا۔ اور یہی نہیں بلکہ نیوگ کی تشریحات میں ایسی ایسی باتیں پیش کی ہیں۔ کہ

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

شرم وحیا ان کو دہرانے کی اجازت نہیں دیتی۔ بہرحال مطلب یہ ہے۔ کہ سوامی دیانند نے طلاق کی تو مخالفت کی۔ لیکن ہندوؤں کو نیوگ کے ایک ایسے گڑھے میں گرانے کی کوشش کی۔ جس میں کوئی باغیرت گرنا پسند نہیں کر سکتا۔ جب حالات یہ ہوں۔ تو آریوں کو طلاق کی حمایت کرنے پر مطعون کرنا اور اپنے گورو کو بدنام کرنے کے مجرم قرار دینا کہاں تک درست ہو سکتا ہے۔

اخبار "پرکاش" نے نیوگ کے متعلق نہ صرف حیرت اور سراسیمگی کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ یہاں تک بھی لکھ دیا ہے۔ کہ "نیوگ بھی اسی قسم کا جاہلانہ رواج تھا۔ جو آریوں سے پہلے دنیا میں موجود تھا۔" اس کے بعد سوامی جی کی طرف سے خود ساختہ اور ان کے منشاء اور مقصد کے بالکل خلاف ان الفاظ میں صفائی پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ "سوامی دیانند نے نیوگ کا مسئلہ چھیڑا۔ تو محض ایک پرانا اصول ظاہر کرنے کے لئے لیکن تہذیب وتمدن اور غیرت انسانی کے حالیہ زمانہ میں اس قسم کی باتیں بے معنی اور فضول ہیں۔ اسی لئے پہلے دور ہی کے آریہ سماجی لیڈروں نے اس رواج کی مذمت کر ڈالی۔"

مگر اسے ناکافی خیال کرتے ہوئے آخر لکھ دیا۔ "اگر کوئی سوامی دیانند آکر زمانہ جہالت کا رواج جاری کرانا چاہے۔ تو یقیناً اسے کامیابی نہیں ہوگی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دیانند سرسوتی کو بھی نہیں ہوئی۔ ان کے نیوگ کے مسئلہ کو کسی نے بھی گرہن (قبول) نہیں کیا۔ بلکہ خود ان کے بھگتوں نے علانیہ اسے ترک کر دیا۔" (پرکاش ۲۲ مارچ)

جب نیوگ کو علانیہ ترک کر دیا گیا اور کسی وقت بھی اسے قابل عمل نہیں سمجھا گیا۔ اور اس میں کوئی حرج خیال نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ضروری سمجھا جاتا ہے۔ تو طلاق کے خلاف سوامی جی نے جو کچھ لکھا۔ اسے طاق نسیان میں رکھ دینے میں ان کی کیوں پرواہ کی جائے۔ کیا صرف اس لئے کہ یہ سوامی جی اور ان کے خاص چیلوں کی اسلام کے مقابلہ میں شکست فاش ہے۔ انہوں نے اسلام کے پیش کردہ مسئلہ طلاق کے خلاف ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگایا۔ مگر آج خود ان کے پیرو اس کی ضرورت اور اہمیت کا اقرار کر رہے ہیں اور ان کے نیوگ کا ذکر سننا بھی گوارا نہیں کر رہے۔ اب اس حقیقت پر کون پردہ ڈال سکتا ہے۔ اور یہ بات کون چھپا سکتا ہے۔ کہ سوامی دیانند کے اسلام پر کئی ایک اعتراضات کو خود آریہ غلط اور فضول قرار دینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور اپنی عملی زندگی میں اپنے گورو دیانند کی تعلیم کو ترک کر کے اسلام کی تعلیم اختیار کر رہے ہیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تازہ پتہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں ۲۳ سے ۲۵ مارچ تک خطوط وغیرہ بھیجنے کا پتہ حسب ذیل ہوگا:۔

معرفت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب
آئی۔ سی۔ ایس۔ سی او۔ ملتان

کامل صحت کیلئے درخواست دعا

نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ خان حمید اللہ خاں صاحب برادر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کا ٹمپریچر نارمل ہو گیا ہے الحمد للہ کامل صحت کیلئے دعا کی جائے۔ برادر عبد الحمید صاحب کجوانی لورے اپنی صحت کے لئے۔ محمد نواب خاں صاحب لودھراں اپنے بیٹے مظفر احمد خاں صاحب کی صحت کے لئے اور عبد الرحمن صاحب فوٹو گرافر کانپور اپنی ...

حروں نے ایک احمدی انسپکٹر پولیس کو زخمی کر دیا

الفضل کے ۱۵ مارچ کے پرچہ میں تازہ اور ضروری خبروں کے سلسلہ میں نواب شاہ کی ایک خبر درج کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ایک انسپکٹر زخمی ہو گیا۔ یہ انسپکٹر صاحب پولیس ہمارے احمدی بھائی شیخ رفیع الدین صاحب ہیں۔ ان کو پیٹ کے بائیں طرف بندوق کا چھرا لگا ہے۔ وہ اب یہاں حیدرآباد سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں ہم ان کی ہر طرح کی خدمت کر رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا کریں۔ رحمت اللہ ... سکرٹری خدام الاحمدیہ

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل چٹھی علیحدہ طور پر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے۔

" بخدمت جمیع عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں چندہ جلسہ سالانہ کو چندہ عام اور حصہ آمد وغیرہ کی طرح "لازمی" قرار دیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں احباب کے لئے اب اس چندہ کی پوری شرح کے ساتھ ادائیگی اسی طرح فرض ہے۔ جس طرح چندہ عام یا حصہ آمد کی ادائیگی ضروری ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا افراد جماعت اپنی اس ذمہ واری کو پورا کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ تمام شہری جماعتوں سے اس چندہ کی اسم وار فہرست (جو حسب ذیل امور پر مشتمل ہو) طلب کر کے پڑتال کی جائے۔ ۱۔ نام معہ پتہ۔ ۲۔ آمدنی ماہوار۔ ۳۔ چندہ جلسہ سالانہ بحساب دس فی صدی ادا شدہ رقم۔ ۴۔ بقایا۔ لہذا جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال و پریذیڈنٹان و امراء صاحبان کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے متعلق مطلوبہ قسم کی فہرست جلد سے جلد نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔"

یہ اعلان اس لئے کیا جا رہا ہے۔ تا انفرادی طور پر بھی سب دوستوں کو علم ہو جائے۔ اور وہ اطلاع مطلوبہ مہیا کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اور بہت جلد اپنا بقایا ادا کر کے اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کر سکیں۔ (ناظر بیت المال)

فریضۂ تبلیغ اور انصار جماعت احمدیہ

جیسا کہ میں قبل ازیں اعلان کر چکا ہوں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے انصار جماعت کا اولین فرض ہے کہ وہ اپنی خدمات جلد سے جلد تبلیغ کے لئے پیش کریں۔ سردست زیادہ مطالبہ نہیں۔ صرف اس قدر ہے۔ کہ ہر ایک احمدی تنظیم کے ماتحت سال میں پندرہ دن تبلیغ کے لئے وقف کرے۔ خواہ ملازم ہو۔ یا تاجر یا آزاد پیشہ ور۔ اسی طرح زمیندار طبقہ سے تعلق رکھنے والے بھی۔ الغرض ہر ایک کو تبلیغ کے لئے پندرہ دن وقف کر دینے چاہئیں۔

مہتمم صاحبان تبلیغ و زعما صاحبان مجالس انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ ہر ایک انصار سے (جو زائد از چالیس سالہ عمر میں ہو) پندرہ پندرہ دن تبلیغ کے لئے وقف کرائیں۔ اور یہ بھی پوچھیں۔ کہ ان کے غیر احمدی رشتہ دار کہاں کہاں ہیں۔ اگر کسی کا کوئی غیر احمدی رشتہ دار نہ ہو۔ تو ان کے متعلق یہ نوٹ کر دیا جائے۔ کہ ان کا کوئی غیر احمدی رشتہ دار نہیں۔ اس قسم کی فہرستیں جلد سے جلد تیار کر کے دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ میں پہنچا دینی چاہئیں۔ تا تنظیم کے ماتحت بمشورہ نظارت دعوۃ و تبلیغ تبلیغ کا پروگرام مرتب کیا جائے۔ نیز جہاں پر ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مقرر فرمودہ تنظیم کے ماتحت جلد مجالس انصار اللہ قائم کر کے زائد از چالیس سالہ عمر کے احباب کو تنظیم کے اندر لا کر انصار اللہ کے پروگرام کے مطابق کام شروع کر دینا چاہیئے۔ قواعد و ضوابط انصار اللہ اگر کسی کے پاس نہ ہوں۔ تو دفتر مرکزیہ انصار اللہ قادیان سے طلب فرمالیں۔ (فتح محمد سیال قائد تبلیغ مرکزیہ انصار اللہ قادیان)

ایک گریجوایٹ کی ضرورت

ایک مخلص محنتی قابل گریجوایٹ کی جو ترجمہ کرنے میں مہارت رکھتا ہو۔ اور جرنلزم کی واقفیت و دلچسپی رکھتا ہو۔ ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد ۳۰ مارچ تک بھجوائیں۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

اپنی زبان میں دُعائیں

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

دُعا کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ عربی ہی میں مانگی جائے۔ جو لوگ عربی زبان بالکل نہیں جانتے۔ ان کے لئے ایسی دعاؤں میں توجہ اور خشوع وخضوع کا پیدا ہونا قریباً ناممکن ہے اسی طرح یہ بھی مشکل ہے۔ کہ سب مسلمان عربی سے واقف ہو جائیں۔ اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہم پر یہ بھی ایک بڑا احسان ہے۔ کہ آپ نے نماز کی مسنون عربی دعاؤں کے علاوہ یہ ہدایت فرمادی کہ لوگ خدا تعالےٰ سے نماز کے اندر اور باہر دونوں جگہ اپنی زبان میں دعائیں کیا کریں۔ تاکہ غیر زبان کی دُعا محض رسم کے طور پر نہ رہ جائے۔ بلکہ اس کی جگہ اپنی زبان کی دعا دل کے جوش اور قلبی تڑپ کی وجہ سے قبولیت کا درجہ حاصل کرے۔ کیونکہ جب تک دُعا مانگنے والا خود اپنی دُعا کو سمجھتا نہ ہو۔ اس میں حضورِ قلب اور عاجزی اور سچی طلب پیدا نہیں ہو سکتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے علاوہ نماز کی دعاؤں کے ہر موقعہ اور ہر محل کے لئے ہم کو دعائیں بنا کر دی ہیں۔ لیکن وہ عربی یا عربی دانوں کے ہی کام آسکتی ہیں۔ اور بڑی عمر کے آدمیوں کے لئے ان کا یاد کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ ایسی بعض ضروری دعاؤں کا مطلب اردو زبان میں ادا کروں۔ تاکہ ہندوستان کے وہ لوگ جو عربی نہیں سمجھ سکتے۔ کم از کم وہ ان دعاؤں کو اپنی مادری زبان میں ہی مانگ لیا کریں۔ اور اس طرح انکے اصلی فوائد سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ ذیل میں ایسی چند دعائیں ہندوستانی زبان میں ترجمہ کرکے درج کرتا ہوں۔ کیونکہ مطلب سے غرض ہے نہ کہ بولی سے۔ ہاں جنکو عربی آتی ہو۔ ان کو تو ہمیشہ مسنون دعائیں عربی میں ہی مانگنی چاہئیں۔ لیکن جو اس زبان کے جاننے سے محروم ہیں وہ کم از کم ان دعاؤں کے مطالب سے تو محروم نہ رہیں ؎

نیند سے جاگتے وقت کی دُعا

الحمد للہ کہ خدا نے ہم کو مرنے کے بعد پھر زندہ کیا۔ اور بالآخر ہم کو اسی کے حضور میں حاضر ہونا ہے

مسجد میں داخل ہونے کی دُعا

اعوذ، بسم اللہ اور درود کے بعد یہ کہے۔ کہ اے میرے رب میرے گناہ بخش۔ اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھولدے

مسجد سے نکلتے وقت کی دُعا

اعوذ، بسم اللہ اور درود کے بعد کہے۔ کہ اے میرے رب میرے گناہ بخش۔ اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھولدے

گھر سے نکلتے وقت کی دُعا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اللہ پر توکل کرتا ہوں۔ اور اس کی پناہ مانگتا ہوں پھسلنے سے گمراہ ہونے سے۔ ظالم ہونے سے مظلوم ہونے سے۔ جہالت کرنے سے اور یہ کہ کوئی مجھ پر جہالت کرے۔

گھر میں داخل ہوتے کی دُعا

یا اللہ میں گھر میں داخل ہوتے وقت تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں۔ اور تیرا نام لے کر اندر داخل ہوتا ہوں۔ اور تجھ ہی پر توکل کرتا ہوں۔

کھانے پینے کی دعائیں

پہلے بسم اللہ پڑھے اور آخر میں الحمد للہ کہے اور کھانے کے بعد یہ دعا مانگے بشکر ہے اس خدا کا جس نے ہمیں کھلایا۔ پلایا اور مسلمان بنایا۔

بیت الخلا جاتے وقت کی دُعا

یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں جسمانی گندگیوں اور اخلاقی و روحانی ناپاکیوں سے

بیت الخلا سے نکلنے کی دُعا

اے اللہ تیری بخشش مانگتا ہوں شکر ہے۔ کہ تو نے میری تکلیف کو رفع کر دیا۔

وضو کی دُعا

بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع کرے اور ختم کرکے کہے کہ اے اللہ مجھے ان لوگوں میں داخل کر جو گناہوں سے پاک ہو گئے ہیں۔ اور جو صاف ستھرے رہتے ہیں۔

بیمار کی عیادت کے وقت

اے ہمارے رب اس بیماری کو دور کرکے پوری شفا بخش کہ تو ہی شافی مطلق ہے۔ اے اللہ تو شافی ہے اس بیمار کو ایسی شفا بخش کہ اس کی بیماری بالکل جاتی رہے۔ کہ تیری شفا کے سوا کوئی صحت نہیں ہے۔

قبرستان میں جا کر یہ دُعا کرے

السلام علیکم اے قبروں والو ہم بھی انشاء اللہ تمہارے پاس پہونچیں گے۔ اللہ تمہاری اور ہماری مغفرت فرمائے۔

استخارہ کی دُعا

اے اللہ تجھے ہر بات کا علم ہے۔ اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ مجھ پر فضل کر اس معاملہ کی حقیقت کو تو جانتا ہے۔ میں نہیں جانتا۔ اور تو قدرت رکھتا ہے میں نہیں رکھتا۔ اگر تیرے علم میں یہ بات میرے دین و دنیا اور انجام کے لئے بہتر ہے۔ تو اسے میرے لئے آسان کر دے۔ اور اگر بری ہے۔ تو میرا دل اس سے پھیر دے۔ پھر جو بھی میرے لئے بہتر ہو وہ عنایت کر۔ اور مجھے اس پر راضی کر دے ؎

بازار میں جانے کی دُعا

اے اللہ میں اس بازار کی برکتیں اور یہاں کی اشیاء کا فائدہ تجھ سے طلب کرتا ہوں۔ اور اس بازار کے نقصان اور یہاں کی اشیاء کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ مجھے خرید و فروخت میں خسارہ سے بچائیو۔

بیوی سے خلوت کرنے کی دُعا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے اللہ ہم کو شیطان سے دور رکھ۔ اور شیطان کو ہماری اس اولاد سے اور اس نتیجہ سے دُور رکھ جو تو ہم کو عنایت کرے ؎

مرغ کی اذان کے وقت

اے اللہ مجھ پر اپنا فضل کر

گدھے کے بولنے کے وقت

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

سفر کے وقت سواری پر دُعا

پاک ذات ہے وہ خدا جس نے ہمارے لئے یہ سواری مسخر کی۔ ہم میں یہ طاقت نہ تھی۔ کہ اسے قابو کرتے۔

مسافر کو بوقت رخصت یہ دعا دے

اللہ تمہیں تقوےٰ نصیب کرے۔ تمہارے گناہ معاف کرے۔ اور جہاں بھی تم جاؤ خیر اور فائدہ حاصل کرو۔

مسافر کے شہر میں داخل ہونے کی دُعا

اے ساتوں آسمانوں ساتوں زمینوں شیاطین اور ہواؤں کے رب ہم اس بستی اور اس کے باشندوں سے خیر اور فائدہ چاہتے ہیں۔ اور اس بستی اور اسکے باشندوں کی شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ ہمیں یہاں ہر طرح کی برکتیں دے ہمیں اسکے میوے اور پھل عطا فرما یہاں کے سب باشندوں کے دل میں ہماری محبت ڈال۔ اور یہاں کے صالحین کی محبت ہمارے دل میں پیدا کر۔

نیا چاند دیکھنے کی دُعا

اے اللہ ہم کو یہ چاند امن ایمان سلامتی اور اسلام کا دکھا۔ اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ یا اللہ یہ چاند بھلائی اور بہتری کا ہو ؎

نیا کپڑا اور نئی جوتی وغیرہ پہننے کی دعا

الحمد للہ میں اس کپڑے (یا جوتی) کا فائدہ تجھ سے چاہتا ہوں۔ اور اپنے بدن کے اس حصہ کی بہتری بھی مانگتا ہوں۔ جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔ نیز میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اس حصۂ بدن کی شر سے بچنا چاہتا ہوں۔ جس کے لئے یہ تیار کیا گیا۔

نئے پھل کھانے کی دعا

اے اللہ ہمارے پھلوں میں ہمارے شہر میں اور ہمارے ترازو بٹوں میں برکتیں دے۔ اور جس طرح تو نے شروع فصل میں یہ پھل دکھایا ہے۔ اسی طرح آخر فصل میں بھی دکھلا

آئینہ دیکھنے کے وقت دُعا

اے اللہ جیسا تو نے میری صورت کو اچھا بنایا ہے۔ ویسا ہی میری سیرت کو بھی اچھا بنادے۔ اور میرے چہرہ پر دوزخ کی آگ حرام کر دے۔

سوتے وقت کی دُعا

اے اللہ میں اپنی جان کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ اور اپنی توجہ تیری طرف پھیرتا ہوں۔ اور اپنے کام تجھے سونپتا ہوں۔ اور اپنی کمر کو تیرا سہارا دیتا ہوں۔ تجھ سے ہی امید رکھتا ہوں۔ اور تجھ سے ہی خوف۔ تیری گرفت سے کوئی پناہ یا نجات نہیں ہے مگر تیری ہی دامن میں۔ میں تیری کتاب پر ایمان لاتا ہوں۔ جو تو نے نازل کی۔ اور تیرے رسول پر ایمان لاتا ہوں جسے تو نے بھیجا

آندھی اور بارش کے وقت کی دُعا

اے اللہ اس آندھی کو رحمت کر دے۔ عذاب نہ بنا۔ اور اسکو نفع والی ہوا کر دے نہ کہ نقصان دہ آندھی۔

اے اللہ اس بارش کو فائدہ مند بنا۔

استسقا یعنی بارش مانگنے کی دُعا

اے اللہ تو پانی پلا اپنے بندوں کو اور اپنے

جانوروں کو اور پھیلا دے اپنی رحمت کو اور زندہ کر دے اپنی مردہ زمین کو اے اللہ ہم پر مینہ برسا مفید سیراب کرنے والا ارزانی کرنے والا نہ کہ نقصان کرنیوالا۔ جلدی برسنے والا نہ کہ دیر کرنے والا۔

مصیبت زدہ کو دیکھ کر

اللہ کا شکر ہے۔ کہ اس نے مجھے اس بلا سے بچایا۔ جس میں اسے مبتلا کر رکھا ہے۔ اور مجھے اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت بخشی۔

قرض کی ادائیگی کے لئے دعا

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کی زیادتی سے۔ اے اللہ مجھے کافی حلال رزق دے تاکہ میں حرام روزی سے بچوں اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ غیر اللہ کی طرف سے بے پروا کر دے۔

روزہ کھولنے کے وقت

اے اللہ میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا تھا اور تیرے رزق کے ساتھ ہی اسے کھولتا ہوں۔ اے اللہ تو میرے گناہ بخش دے۔

لیلۃ القدر کی دعا

اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور پسند کرتا ہے معاف کرنے کو۔ پس مجھے بھی معاف کر دے۔

توبہ استغفار

میں خدا سے اپنے ہر گناہ کی بخشش مانگتا ہوں۔ اور آئندہ کے لئے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔

عام جامع دعائیں

اے اللہ میں مصیبتوں فتنوں۔ بدبختیوں اور دشمنوں کی شماتت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں ہم و غم ناتوانی سستی بزدلی کنجوسی قرض کے بوجھ اور دشمنوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ برص کوڑھ دیوانگی طاعون اور سب خبیث بیماریوں سے مجھے محفوظ رکھ۔ اے اللہ ذلیل عمر قبر کے عذاب اور موت کی سختیوں سے مجھے پناہ دے۔ اے اللہ دنیا اور آخرۃ میں مجھے رسوا نہ کیجیو۔ اے اللہ فراخی کے بعد تنگی نہ دیکھ۔ اے اللہ بُرے فقر اور قلت اور ذلت سے بچا۔ اے اللہ فساد نفاق کفر اور گندے اخلاق سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ مجھے دوزخ سے بچا اور حساب کتاب کی سختی سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ مجھے شیطان سے بد صحبت سے دشمنوں کے شر سے اور دجال کے فتنوں سے بچا۔ اے اللہ مجھے ہر قسم کے شرک سے پناہ دے۔ اور میرے سارے گناہ معاف کر دے۔ اے اللہ مجھے بے توفیقی جہالت ظلم اور بد اعمالیوں سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ تو تفرقہ اور تشتت سے ہم کو بچا۔ یا اللہ خیر۔ اے اللہ ہمیں ایمان یقین اور نیک اخلاق عنایت فرما۔ اے اللہ ہمیں جنت میں داخل کیجیو۔ اے اللہ رازق کریم۔ عبادات میں لذت صحت جسمانی اور دنیا و آخرت کی عزت ہمیں نصیب کر۔ اے اللہ ہمیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی توفیق دے۔ اے اللہ ہمیں اپنی معرفت بخش۔ اپنے کلام کی سمجھ دے اور نیک اعمال بجا لانے میں ہماری مدد فرما۔ اے اللہ ہمیں سیدھے راستے پر چلا تقویٰ احسان اخلاص اور صدق کا نور ہمارے اندر داخل کر۔ ہمیں اپنی توحید پر قائم رکھ۔ ہمارا خاتمہ اسلام پر ہو۔ اے اللہ اسلام اور احمدیت کو ترقی دے۔ اور جماعت احمدیہ کو دنیا کے سب دیگر اہل ادیان پر غلبہ بخش۔ اس کے مجاہدین کو ہر میدان میں فتح دے۔ اس کے کارکنوں کو ہدایت پر قائم رکھ۔ ہماری نصرت فرما۔ اور ہمارے سلسلہ کو بڑھا۔ اور ہمکو مفید علوم سے آراستہ کر۔ اے اللہ ہماری بیبیوں اور بچوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا۔ اور ان کی اصلاح کر۔ یا اللہ ہمارے نفوس کا تزکیہ فرما۔ بلکہ ہم کو متقیوں کا امام بنا۔ اور ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کامل اتباع کی توفیق دے۔ اے اللہ تو ہمارے دل میں اپنی محبت ڈال اور خود ہم سے محبت کر۔ اے اللہ ہمکو اپنی دائمی رضا سے فیضیاب کر۔ اے رب ہمکو دین اور دنیا میں نیکی بھلائی اور برکات عنایت فرما۔ اے اللہ تو ہمارے خلیفہ کو صحت دے اس کی عمر دراز کر اور اس کے مقاصد کی تکمیل فرما۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی محمد وآلہ وعلی عبدہ المسیح الموعود

(اسی طرح ہم قرآن و حدیث کی دیگر دعائیں بھی اپنی زبان میں مانگ سکتے ہیں۔ اگر عربی نہ آتی ہو)

ایک ثواب کا موقعہ

کشمیر کی جماعت نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ کتاب "مسلم حقوق اور ہندو راج" مفت تقسیم کرنے کیلئے بھیجی جائے۔ اس کتاب کا ریاست کشمیر میں نہایت عمدہ اثر ہوگا۔ صاحب توفیق احباب اس کار ثواب میں حصہ لیں اور یہ کتب خرید کر وہاں بھجوائیں۔ جن احباب نے کتب بھجوانی ہوں وہ دفتر نشر و اشاعت میں رقم بھیجکر اپنے نام پر کتب بھجوا دیں۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

امت محمدیہ میں صدیقیت بطور انعام

پچھلے مضمون بعنوان "امت محمدیہ میں نبوت بطور انعام" میں میں نے نبوت کی تشریح کر کے یہ ثابت کیا کہ اس انعام کو جس منتخب ہستی نے بدرجہ اتم حاصل کیا وہ چودھویں صدی کے مجدد حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں۔ اب دوسرے انعام یعنی "مقام صدیقیت" کی تفصیل پیش خدمت ہے۔ جس سے ظاہر ہوگا۔ کہ اس انعام کے مورد اتم بھی حضرت ممدوح ہی رہے ہیں۔

قرآنی اصطلاح میں ہر وہ شخص جو اپنے قول کی صداقت اور ایفا میں نمبر اول پر ہو اور ہر فعل میں اپنے مطاع کی ذات میں فنا ہو کر اس کا ہو بہو نقشہ بن گیا ہو۔ "صدیق" کہلاتا ہے۔ قرآن مجید میں "صدیقین" "ایھا الصدیق" "صدیقا نبیا" کے الفاظ بطور مثال قابل غور ہیں۔ الغرض "صدیقیت" ایک نسبتی مقام ہے۔ جو توحد اور یگانگت کے رو سے ایک تابع کو اپنے متبوع سے ایسا حاصل ہوتا ہے کہ وہ اس سے ہر رنگ میں ع

من تو شدم تو من شدی

کا مصداق ہو جاتا ہے۔ اور ان میں دوئی نام کو نہیں رہتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلافت نیابت میں یہ مقام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصے میں آیا تھا۔ مگر خلافت بروزی میں (جس کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعد زمانہ میں وقوع پذیر ہونا مقدر تھا) اس مقام کو سوائے حضرت مہدی علیہ السلام کے اور کسی نے نہیں پایا۔ اور سچ پوچھو تو یہ صدیقیت کا کمال ہی تھا جو مقام نبوت کو بھی اپنے ساتھ کھینچ لایا (کیونکہ امت محمدیہ کے اندر نبوت کے لئے صدیقیت پہلی شرط تھی)

(۱) یہ صرف چودھویں صدی کے مجدد حضرت مہدی علیہ السلام ہی کی شان میں تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسمہ اسمی اور اسم ابیہ اسم ابی کے الفاظ فرما کر اسے اپنا صدیق قرار دیکر پہلے ہی واضح کر دیا تھا کہ وہ اور میں ایک ہیں۔

(۲) قدرت الٰہیہ نے اس کا ثبوت بھی دیدیا کہ وہ وعدے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختص بالذات تھے۔ وہ حضرت مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر آکے پورے ہوئے مثلاً قرآن مجید سورہ کہف کے رکوع اول میں ہے۔

فلعلک باخع نفسک علی آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفا۔ انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لھا لنبلوھم ایھم احسن عملا (یعنی ایک وقت ایسا آئیگا کہ نصاریٰ کو زمین پر غلبہ حاصل ہو جائیگا اور وہ وقت لوگوں کے نیک و بد اعمال کے امتحان کا ہوگا۔ زمین زیب و زینت سے آراستہ کی جائیگی اور ایسا انقلاب آئیگا۔ کہ آپ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس غم میں گھل گھل کر اپنے آپ کو ہلاکت کے نزدیک کر لینگے کہ نصاریٰ کیوں بد اثرات پھیلا رہے ہیں۔ اور قرآن مجید پر کیوں ایمان نہیں لاتے)

نصاریٰ کو یہ غلبہ تیرہ سو سال بعد آکے نصیب ہوا ہے۔ جس پر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا آج آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس موجود ہیں۔ کہ تا جیسے مذکور ہے۔ عیسائیوں کے اثرات پر غم کھاتے ہوئے اپنے آپ کو ہلاکت کے نزدیک کر لیں۔ اگر کہیں نہیں۔ تو یہ صریحاً تخالف وعدہ ہے جو کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔ اگر کہیں ہاں۔ تو یہ جواب صرف اسی صورت میں صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ کسی ایسے بروز کو تلاش کیا جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صدیقیت کے مقام پر ہو کر نشانات متذکرہ کے ساتھ اسلام کی حمایت میں ایسے آکھڑا ہوا ہو کہ دین احمد کے غم میں اس کی جان گھل رہی ہو۔ اور وہ اپنی رانوں پر ہاتھ مار مار کے پکار رہے ع

"کجا از غم روم یارب نما خود دست قدرت را"

(یہ میں نے اس لئے کہا ہے کہ حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہی آیا ہے کہ مہدیؑ افسوس کے مارے رانوں پر ہاتھ ماریگا) پس ایک عالم گواہ ہے کہ یہ سارے رنگ حضرت مرزا صاحبؑ ہی کے وقت میں آکے پورے ہوئے ہیں۔ نصاریٰ کا غلبہ ہوا ان کے بد اثرات سے زمین پر ایک انقلاب عظیم آگیا۔ لوگوں کے امتحان کے لئے امن قائم ہو گیا۔ زمین زیب و زینت سے آراستہ کی گئی۔ پھر حضرت مرزا صاحب ہی ایک ایسا وجود نکلے جنہوں نے محمدی چادر پہن کر نصاریٰ کو دلائل کے میدان میں ایسا پچھاڑا۔ کہ باوجود ہر قسم کا دنیوی زور اور طاقت رکھنے کے پھر ان

میں اٹھنے کی تاب نہ رہی۔ اور فتح کے میدان میں محمدی جمال پوری تاب سے حضرت مرزا صاحب علیہ التحیہ والسلام کی ذات میں نظر آنے لگا۔

(۳) پھر سورہ الرحمٰن میں ہے۔ الرحمٰن علّم القرآن خلق الانسان علمه البیان۔ اس کے بعد سورہ قیامت میں ہے۔ ان علینا جمعه وقرآنه ..... ثم ان علینا بیانه پھر سورۃ اقراء میں ہے۔ ربك الاكرم الذی علم بالقلم ان ساری آیات کے مفہوم کو اگر تطبیق دیکر دیکھا جائے۔ تو ثابت ہوتا ہے۔ کہ علم قرآن اور بیان (باللسان یا بالقلم) کے عطیات کے وعدے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات سے کئے گئے تھے۔ مگر قلم نہ ان کے ہاتھ میں آیا۔ اور نہ اس کا اعجاز ظاہر ہوا۔ (یعنی سورۃ اقراء کی پہلی اقراء کے نیچے قرآن جیسی پر حکمت اور فصیح و بلیغ کتاب جو بیان باللسان کا بے مثل نمونہ ہے۔ نازل ہو گئی۔ مگر دوسری اقراء جس میں بیان بالقلم کا وعدہ ضمناً مذکور تھا۔ وہ پورا نہ ہو سکا۔ اور کفار کو اس بارے میں اعتراض کرنے کا موقعہ مل گیا۔ حکمت اس تاخیر میں یہی تھی۔ کہ وقت کا تقاضا نہ تھا۔ اور مابعد کے واقعات نے ظاہر کر دیا۔ کہ اس وعدے کے پورا ہونے کا وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت اولیٰ نہیں تھی۔ بلکہ بعثت ثانیہ تھی۔ جو تیرہ سو سال بعد چودھویں صدی ہجری میں آکے ظہور پذیر ہونی تھی۔ اور یہ ایک ایسے وقت کے لئے پیشگوئی تھی۔ جب نصاریٰ غلبہ پا کر اپنے قلم کے ذریعہ محمدی تعلیم کو مٹانا چاہینگے۔ تو اس وقت محمدی ہاتھ بھی قلم لیکر میدان میں آموجود ہوگا۔ اور کفار کے ایسے چھکے چھڑا دیگا۔ کہ وہ نو ہار کرہ جائینگے۔ اور محمدی ہاتھ فتح کے نعرے لگاتا ہوا میدان سے لوٹیگا کہ ؎

صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

یہ سارا ماجرا ہماری آنکھوں کے سامنے گذرا ہے۔ اور ہم اس کے چشم دید گواہ ہیں۔ پس اہل خرد و عدل و انصاف کے نزدیک یہ تسلیم کرے بغیر چارہ نہیں ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا ہاتھ محمدیؐ ہاتھ ہے۔ اور وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بروز اعلیٰ اور صدیق اعظم ہیں۔

(۴) پھر اسی پر بس نہیں۔ یہ انہی کے قلم کی برکت ہے۔ کہ اس وقت محمدی تعلیم دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے۔ اور اسی کے نور کی شعاعیں دنیا کے تاریک در تاریک کونوں میں بھی پہنچائی جا رہی ہیں۔ اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ درگاہ الٰہی نے جس ہستی کو مقام صدیقیت کے لئے منتخب کیا ہے۔ اور اسے اس انعام کا مورد اتم قرار دیا ہے۔ وہ حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام ہی ہیں۔ کسی کو انکار ہو۔ تو وہ ان کا ہمسر پیش کرے۔ اگر نہ کر سکے اور یقیناً نہیں کر سکے گا۔ تو خدا کا خوف کرے۔ اور اس کے فرستادہ پر ایمان لائے۔ (مجنوں نے تو لیلیٰ کی گلی کے کتے کے بھی پاؤں چومے تھے۔ مگر یہاں خدا سے محبت کے دعوے اور پھر اس کے فرستادہ سے روگردانی۔ العجب)

اگر کوئی کہے۔ کہ قلم تو پہلے ہی موجود تھا۔ اور حضرت علی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت تحریر کا کام کیا کرتے تھے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس وقت نہ قلم کا دور تھا۔ نہ اس کے اعجاز کا مطالبہ۔ عیسائی لوگ ہمیشہ سے اہل قلم تو چلے آئے ہیں۔ مگر ان کے قلم کو فروغ ان کے غلبے پر ہی ہوا ہے۔

الغرض جب انہوں نے چھوٹتے ہی دین احمدؐ پر حملہ کر دیا۔ اور قلم کے ذریعے اسے مٹانے کی کوشش کی۔ اور وقت نے جہاد بالقلم کا مطالبہ کیا۔ تو ایک طرف دجالی قلم دوسری طرف محمدی قلم دونوں میدان میں نکل آئے۔ نتیجہ جو ہوا۔ وہ طشت از بام ہے۔ اور یہی کچھ تیرہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بطور پیشگوئی فرما گئے تھے۔

حضرت علی علیہ السلام بے شک اہل قلم تھے۔ مگر حضرت مرزا صاحب کی صداقت کی ایک اور دلیل دیکھئے۔ انہوں نے اپنے آپ کو ایک دفعہ کشفاً حضرت علی علیہ السلام کے بروز کے طور پر پایا تھا۔ اور یہ ان کے بطور پیشگوئی سلطان القلم ہونے کی طرف اشارہ تھا جو ظہور میں آگیا۔ حضرت نعمت اللہ ولیؒ نے بھی حضرت مہدی علیہ السلام کے متعلق ایسا ہی کشف دیکھا تھا۔ اور اسے اپنے شعر میں اس طرح ادا کر دیا۔ ؎

ید بیضا کہ با او تا بندہ
باز با ذوالفقار مے بینم

ید بیضا۔ اعجازی قلم۔
ذوالفقار۔ حضرت علی علیہ السلام کی تلوار

خاکسار غلام حسین بی۔ اے۔ ایس پنشنر دارالفضل قادیان

مغربی افریقہ میں نئے احمدی مبلغ کی آمد کا ذکر

فری ٹاؤن کے معزز ڈیلی گارڈین میں

مغربی افریقہ کے شہر فری ٹاؤن سے ایک انگریزی اخبار "دی ڈیلی گارڈین" نکلتا ہے اس نے اپنی ایک اشاعت میں مغربی افریقہ کے نئے احمدی مبلغ چودھری محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ کے وہاں پہنچنے پر جو مضمون شائع کیا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

احمدی احباب اور احمدیت سے دلچسپی رکھنے والے دوسرے دوستوں کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی۔ کہ ایک اور احمدی مبلغ یعنی چودھری محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ ہندوستان سے اس ملک میں پہنچ گئے ہیں۔ سیرالیون پہنچنے سے قبل آپ نے چند ماہ عراق۔ فلسطین اور مصر میں بسر کئے۔ جہاں برادران اسلام نے ان کا صدق دلی سے خیر مقدم کیا۔ وہ قاہرہ سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوئے اور کانو لیگوس وغیرہ سے ہوتے ہوئے گذشتہ ہفتہ فری ٹاؤن پہنچے ہیں۔ آپ اس شہر میں صرف چند روز قیام کرینگے۔ تا اس سے اچھی طرح واقف ہو جائیں۔ اور پھر بو ڈسٹرکٹ میں جماعت احمدیہ کے مرکز میں پہنچ کر اشاعت اسلام کا کام شروع کر دیں گے۔ فری ٹاؤن میں قیام کے دنوں میں وہ ہر اس شخص کو انٹرویو دینے کے لئے تیار ہیں جو احمدیت سے دلچسپی رکھتا ہو۔

یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ان ہندوستانی مسلم مشنریوں کی اولوالعزمی اور قربانی کو دیکھ کر جو مغربی افریقہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کی اصلاح اور مدد کے لئے نیز زیادہ سے زیادہ غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنے کے لئے آتے ہیں مسلمانوں پر ایسا اثر ہوا ہے۔ کہ ان میں سے اکثر بیدار ہو رہے ہیں۔ اور موجودہ زمانہ میں اپنی کمزوری اور پسماندگی کا اصل سبب معلوم کرنے لگے ہیں۔ احمدی مبلغین کا عقیدہ ہے۔ کہ احمدیت کا انحصار دنیوی سامانوں پر نہیں۔ اور اگر تعصب کو بالائے طاق رکھ کر روحانی آنکھوں سے دیکھا جائے۔ تو ہر شخص بآسانی دیکھ سکتا ہے کہ اس تحریک کا سرچشمہ وہی ہے۔ جو بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تحریکوں کا ہے۔ احمدی پوری طرح ایمان رکھتے ہیں۔ کہ احمدیت تمام مذاہب۔ اقوام اور نسلوں کو اسلام کے جھنڈے تلے عالگیر اخوت کے رشتہ میں منسلک کرنے کے لئے ایک آسمانی سکیم ہے۔ اس سکیم کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وحی و الہام پر ہے۔ جو بانیٔ سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا۔ اور اس وقت ہوا۔ جب آپ بالکل تن تنہا تھے۔ اور آپ کو کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر آپ نے اعلان فرمایا۔ کہ تمام دنیا گواہ رہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ احمدیت کو دنیا کے تمام ممالک میں پھیلائیگا۔ اور میرے ماننے والوں کو سب دوسرے لوگوں پر دلائل سے غلبہ عطا کرے گا۔ وہ دن بالکل قریب ہیں۔ جبکہ تمام دنیا پر اسلام ہی معزز ترین مذہب ہوگا۔ خدا تعالیٰ اسلام اور احمدیت کو غیر معمولی برکت دیگا۔ اور جو اسے تباہ کرنے کے لئے اٹھیگا۔ خدا اسے برباد کر دیگا۔ اسلام کو جو فتح حاصل ہوگی۔ وہ ایک دائمی فتح ہوگی۔ اور اسلام کا غلبہ قیامت تک باقی رہے گا۔ مجھے اس کی کوئی پروا نہیں۔ کہ میری باتوں پر تمسخر کیا جائے۔ کیونکہ کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں گذرا۔ جس سے تمسخر نہ کیا گیا ہو۔ احمدی کھلم کھلا کہتے ہیں۔ کہ ہمیں پورا پورا یقین ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا۔ وہ اپنے وقت پر حرف بحرف پورا ہو کر رہے گا۔ اور اس کے پورا ہونے میں انہیں کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ شبہ بھی نہیں۔ سخت مشکلات کے باوجود اس وقت جو بیج نہایت احتیاط اور محنت کے ساتھ بویا گیا ہے۔ وہ عنقریب پورا پھل دیگا۔ کیونکہ ایسے لوگ ہیں۔ جو صداقت کے متلاشی ہیں۔ اور جب ایک صداقت کو پا لیتے ہیں۔ تو اسے قبول بھی کر لیتے ہیں۔

قابل توجہ جماعت ہائے احمدیہ

قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ میں قاعدہ ۸۳۵ کے ماتحت درج ہے" ہر مقامی جماعت اور مقامی عہدیداروں اور مقامی جماعت کے افراد کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ کسی ایسے طالب علم کو جس کے اخراجات کا خاطر خواہ انتظام موجود نہیں ہے۔ مرکز کی اجازت کے بغیر حصول تعلیم کے لئے قادیان نہ بھجوائیں۔ بلکہ اگر کوئی ایسا طالب علم ہو۔ تو اس کے متعلق نظارت تعلیم سے خط و کتابت کر کے پہلے فیصلہ کر لیں۔ اور نظارت تعلیم کی طرف سے وظیفہ کی منظوری ہونے پر اسے قادیان بھجوائیں۔" (صفحہ ۲۳۲)

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ۔

نمبر ۸۱۷۱ مسّماۃ مہر بی بی بیوہ میر محمد قوم شیخ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن دارالفضل قادیان۔ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں تفصیل جائیداد حسب ذیل ہے:- نقد ایک سو روپیہ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میری جو آمد ہوگی اس کا بھی ۱/۸ حصہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ العبد:- نشان انگوٹھا مہر بی بی گواہ شد: شیخ محمد اکرام تاجر قادیان۔ گواہ شد: رشیدہ ناصر بیگم زوجہ مولوی محمد احمد۔ گواہ شد: علی محمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۱۷۵ مسمّی محمد اسحاق صاحب ولد چوہدری فیض علی صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں محکمہ پولیس پنجاب ضلع شیخوپورہ میں ملازم ہوں اب تھانہ مانگٹ ...والہ میں تعینات ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہیں ابھی تک غیر شادی شدہ ہوں۔ مجھے ۴۳/- روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے اس کا دسواں حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا۔ بعد میں بھی اگر میری کوئی جائیداد پیدا ہو جائے۔ یا ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- محمد اسحاق بقلم خود۔ گواہ شد:- غلام حیدر ڈار سکرٹری امور عامہ دارالرحمت گواہ شد:- ڈاکٹر محمد بخش دارالرحمت۔

نمبر ۸۱۶۳ - فاطمہ بیگم زوجہ قادر بخش صاحب قوم ...کہیم عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۵۰۰/- زیور ایک نکلس ۲ تولے۔ ایک جوڑی کانٹے ۵ ماشے ایک انگوٹھی ۲ ماشے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:- بقلم خود فاطمہ بیگم۔ گواہ شد:- قادر بخش خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- علی محمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۱۷۴ مسمّی محمد ابراہیم ولد چوہدری امام دین صاحب قوم گوجر پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن چک دھیرو ڈاکخانہ اولیاء پور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی ۴۲ کنال واقع موضع چک دھیرو بلا شراکت غیرے ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً ۱۶۶۸ روپیہ کی ہے۔ اور مکان وغیرہ ۷۷۵ روپیہ کے کل قیمت ۲۴۴۳ کی ہوئی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ محمد ابراہیم بقلم خود چک دھیرو۔ گواہ شد:- میاں اللہ دتہ بقلم خود چک دھیرو۔ گواہ شد: محمد رشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۱۶۹ مسمّاۃ ہاجرہ بیگم زوجہ میاں سعید احمد صاحب قوم ارائیں عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن شہر لودیانہ محلہ ملتی ڈاکخانہ شہر لودیانہ تحصیل لودیانہ ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:- حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپیہ ایک عدد مشین سلائی سنگر مارکہ مالیتی ۱۵۰/- ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی قریباً ۸ ماشہ قیمتی اندازاً ۴۸/- روپیہ۔ ایک جوڑی پڑیاں نقرئی وزنی اندازاً ۱۰ تولہ قیمت ۲۰/- روپیہ کل مالیت ۷۱۸/- روپیہ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اقرار کرتی ہوں کہ ۱/۱۰ حصہ کی رقم جو مبلغ ۷۲/- روپیہ ہے بذریعہ اقساط داخل خزانہ کروں گی۔ اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد یا زیور وغیرہ بنا سکے۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی رقم بھی داخل خزانہ کروں گی۔ اگر بوقت وفات کچھ حصہ میرے میرے ذمہ بقایا ہو تو انجمن کو میرے ورثاء سے وصول لینے کا حق ہوگا۔ العبد:- ہاجرہ بیگم۔ گواہ شد:- سعید احمد حال ملازم پولیس جالندھر خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- فتح محمد

نمبر ۸۱۸۰ مسمّی حکیم ہدایت اللہ ولد حکیم غلام قادر صاحب قوم جٹ پیشہ حکمت عمر ۶۲ سال ساکن دارالعلوم قادیان ۲۰۵ ...میں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں ہیں حکمت کا کام کرتا ہوں۔ میری آمد مقرر نہیں اندازاً دس روپے ماہوار ہے میں اپنی آمد کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:- بقلم خود حکیم ہدایت اللہ صحابی محلہ دارالعلوم قادیان۔ گواہ شد:- فضل الرحمن درزی محلہ دارالیسر قادیان۔ گواہ شد: علی محمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۱۷۳ مسمّی محمد عبد اللہ ولد میاں کرم دین صاحب قوم کمہار پیشہ برتن بنانا عمر ۴۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دارالیسر قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اڑھائی مرلے زمین جس میں ایک گھر پختہ بنا ہوا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مکان کی قیمت چار صد روپیہ ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ جائیداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمدنی پر ہے جو کہ اس وقت پندرہ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: محمد عبد اللہ دارالیسر نشان انگوٹھا گواہ شد:- محمد یوسف سکرٹری وصایا دارالیسر۔ گواہ شد:- علی محمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۱۶۱ مسمّاۃ غلام فاطمہ بیوہ مولا بخش صاحب قوم بٹ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن دارالفضل قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰/- روپیہ۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرا زیور کوئی نہیں۔ اس کے علاوہ اگر آئندہ کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ⁂ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:- نشان انگوٹھا غلام فاطمہ۔ گواہ شد:- سلطان دین موصی دارالبرکات۔ گواہ شد:- علی محمد انسپکٹر وصایا +

اسلام اور دیگر مذاہب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے دعویٰ تعلیم اور دیگر مضامین حضورؑ ہی کی تحریر از ہے ۲۴۰ صفحے کی انگریزی تبلیغی کتاب ۔قیمت ایک روپیہ مجلد ڈیڑھ روپیہ مع ڈاک خرچ

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اسلام میں عورت کی حیثیت اور عورتوں کے حقوق و فرائض

فقہ احمدیہ معہ فتاویٰ احمدیہ

اسلام کی ساڑھے تیرہ سو سالہ تاریخ میں اس قسم کی کتاب جو محض عورتوں کے فقہی و شرعی مسائل پر حاوی ہو دنیا کی کسی زبان میں اب تک نہیں لکھی گئی۔ اس نقصان کی تلافی مندرجہ بالا کتاب کے ذریعہ کردی گئی ہے جس میں مستورات کے متعلق تین سو پچاس فقہی و شرعی مسائل و ہدایات درج ہیں۔ ہندو۔ سکھ و عیسائی خواتین کو اسلام کی عظمت و شوکت اور صنف نازک کے حقوق ... وراثت ... دئیے ہوئے حقوق اور دین اسلام کی تمام مذاہب پر فوقیت ثابت کرنے کے لئے یہ کارآمد اور بے نظیر کتاب ہے جسے پڑھ کر احمدی مستورات فریضہ تبلیغ بخوبی ادا کر سکتی ہیں۔ ہر احمدی خاتون کے لئے اس کتاب کا مطالعہ دینی و مذہبی معلومات میں بیش بہا اضافہ کا موجب ہوگا۔ کتاب ناپسند آئے تو دس روز تک واپسی کی شرط ہے۔ المشتہر

حکیم محمد عبداللطیف شہید

منشی فاضل۔ ادیب فاضل قادیان شریف

عین برما کے اندر

۱۹۴۴ء کی گرمیوں میں ہمارے بہادر جوان سرحد پر کھڑے ہوئے دشمن کو مردانہ وار روکے رہے مگر جب سے اب تک یہ جاپانیوں کو دھکیلتے ہوئے کہیں آگے بڑھ چکے ہیں۔ ہندوستانی فوج اپنے دوسرے اتحادی ساتھیوں کے دوش بدوش لگاتار دھاوے مارتی ہوئی جاپانی قلعہ بندیوں کو روندتی چلی گئی۔ اور وسطی و مغربی برما میں دشمن کے زبردست دفاعی استحکامات کو تاراج اور برباد کر دیا۔ برما کا ۸۰ ہزار مربع میل سے زیادہ علاقہ یعنی ایک تہائی ملک آزاد کرایا جا چکا۔ دشمن کو ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں کا نقصان اٹھانا پڑا اور اُسے اراوادی کے میدانوں کی طرف مار بھگایا گیا۔

اس فتح کے لئے ہمارے بہادر جوانوں کو کیسی زبردست جدوجہد کرنی پڑی ہوگی الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان کے جانباز سپاہی گھنے پہاڑی جنگلات اور سخت ترین موسمی حالات میں، جن کا تصور بھی مشکل ہے، بے جھجک آگے بڑھتے رہے اور آخر انہوں نے اُس دشمن کو پیچھے دھکیل دیا جس کا ہماری سرحد کے قریب رہنا ہمارے امن وامان کے لئے مستقل خطرے کا باعث ہوتا۔ تاہم جب تک دشمن پر مکمل اور آخری فتح حاصل نہ ہو جائے ہندوستان کو جاپانی غاصبوں کے خطرے سے بالکل محفوظ نہیں سمجھا جا سکتا۔ آئیے جنگی کوششوں میں پورا زور لگا دیں!

ضرورت رشتہ

ایک کنواری لڑکی عمر ۱۷ سال ذات شیخ کے لئے کنوارے رشتہ کے لئے ضرورت ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ اعلیٰ خاندان سے برسر روزگار ہو لڑکی مڈل پاس اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہے۔ اور شکل و سیرت بھی اچھی ہے + معرفت "الفضل" خط و کتابت کی جائے

مشین گن چلانے والے جوان دشمن کی گھات میں بیٹھے ہیں۔

ہمارا ایک ٹینک دشمن کے مورچوں پر گولہ باری کر رہا ہے۔ اور سکھ جوان حملے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔

حکومت ہند

اعلان نکاح

بروز پنجشنبہ بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۴۵ء مطابق ۸ امان ۱۳۲۴ ہش سماۃ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت مرزا عبدالمجید صاحب احمدی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ساکن شہر پشاور کا خطبۂ نکاح ہمراہ مرزا عبداللہ جان صاحب احمدی سب جج پشاور ابن مرزا غلام رسول صاحب احمدی پنشنر ساکنہ شہر پشاور بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر جناب مرزا غلام حیدر صاحب پراونشل امیر جماعت احمدیہ صوبہ سرحد نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت ثابت کرے۔ آمین

شمس الدین خان نائب امیر جماعت احمدیہ پشاور ۸ مارچ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۳ مارچ اتحادی فوجوں کے زار کے علاقہ میں آگے بڑھنے کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ جرمن فوجوں کے گھر جانے کی امید پیدا ہو گئی ہے۔ لڈوگ ہافن کے علاوہ مائنز کے شہر پر بھی قبضہ ہو چکا ہے۔ تیسری امریکن فوج اب ساتویں امریکن فوج سے صرف نو میل دور رہ گئی ہے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ زار کے جنوب مشرقی کونہ میں پچاس ہزار جرمن فوج پھنسی ہوتی ہے۔ صرف فوروز ہوئے جنرل پیٹن کے ٹینک موزل کے علاقہ میں جرمن مورچوں کو توڑ کر آگے بڑھ گئے تھے۔ اس وقت سے اب تک ایک لاکھ جرمن قید کئے جا چکے ہیں۔ رمیگن کا اتحادی مورچہ اب ۳۱ میل لمبا اور دس میل چوڑا ہے۔ اتحادی بمباروں نے گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں دشمن کے رسد اور کمک کے رستوں اور ہوائی میدانوں پر حملوں کے لئے سات ہزار بار اڑان کی۔ کل رات برلین پر پھر حملہ ہوا۔ ۳۱ مسلسل راتوں سے اس پر حملے ہو رہے ہیں۔

مارشل سٹالن نے اعلان کیا ہے۔ کہ مارشل کونیف کی فوج نے اپر سائیلیشیا میں ایک بڑی جرمن فوج کو گھیر لیا ہے۔ اور اب اس صوبہ کے صدر مقام اپیلن کی جرمن قلعہ بندیوں کو توڑ کر ۲۵ میل آگے نکل گئی ہے۔ روسیوں نے کل ۱۵ ہزار جرمن قید کئے بہت سا سامان بھی روسیوں کے ہاتھ آیا۔

ہنگری میں ڈینیوب کے کنارے ایک بڑا شہر دشمن سے چھین لیا گیا ہے۔

دھلی ۲۳ مارچ سنٹرل اسمبلی میں مختلف سوالوں کے جواب میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا کہ عدن میں بیوپاریوں اور کام کرنیوالوں پر کسی قسم کی پابندیاں نہیں لگائی گئیں۔ ۱۹۴۰ء میں عدن گورنمنٹ نے بعض ایسے قواعد منظور کئے تھے جن کی وجہ سے وہاں سے بہت سے ہندوستانیوں کو واپس آنا پڑا۔ اور ۱۹۴۱ء میں عدن میں داخلہ پر اس نے پابندیاں بھی لگا دی تھیں۔ مگر اب ان پابندیوں کو نرم کر دیا گیا ہے۔ مصر و حبشہ میں ہندوستانیوں کو کاروبار کرنے کی کوئی ممانعت نہیں۔ چین نے ہندوستان سے جو مال خریدا ہے۔ اس کی قیمت کچھ تو نقد ادا کی۔ اور کچھ اس سٹرلنگ کے بدلہ لیا ہے۔ جو حکومت برطانیہ نے اسے دیا تھا۔ چین نے ہندوستان سے جو سوتی کپڑا لیا۔ اس کے عوض ریشم دیا ہے۔

کراچی ۲۳ مارچ کل کراچی کے پاس ایک مسافر گاڑی کو جو حادثہ پیش آیا۔ اس پر بحث کے لئے ایک ممبر نے تحریک التوا پیش کی۔ مگر سپیکر نے اسے ناجائز قرار دیا۔ وار ٹرانسپورٹ ممبر نے کہا۔ کہ حادثہ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی جائیگی اور اس کی رپورٹ کو شائع کر دیا جائیگا۔

دھلی ۲۳ مارچ۔ کل کونسل آف سٹیٹ میں ہوم سیکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ حکومت سیاسی نظر بندوں کے سوال پر غور کرنے کے لئے آزاد جوڈیشل ٹریبونل مقرر نہیں کریگی۔

استنبول ۲۳ مارچ ٹرکی کے تین اضلاع میں زلزلہ سے بھاری نقصان ہوا ہے۔ زلزلہ کے جھٹکے ۴۰ سیکنڈ تک آتے رہے۔ ہلاک اور مجروح ہونیوالوں کی تعداد تین سو کے قریب ہے۔ پانچ سو سے زیادہ عمارتیں برباد ہو گئیں۔

دھلی ۲۳ مارچ لارڈ ویول کے انگلستان جانے پر سر جان کولول گورنر بمبئی قائمقام وائسرائے بنے ہیں۔ کل آپ نے چیف جسٹس کے سامنے حلف وفاداری اٹھایا۔

لنڈن ۲۳ مارچ اخبار مانچسٹر گارڈین نے لکھا ہے۔ کہ لارڈ ویول کی برطانیہ میں آمد کا سب سے بڑا مقصد فوجی معاملات پر بات چیت کرنا ہے لیکن ہو سکتا ہے۔ کہ یہ موقعہ تازہ سیاسی گفت وشنید کے لئے موافق ہو۔

لنڈن ۲۳ مارچ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ خلیج ڈنزگ کے دونو طرف بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اور روسی دباؤ کے باوجود جرمن ڈٹے ہوئے ہیں۔ بڑی جرمن لائنوں میں روسی فوجوں کو روک لیا گیا ہے۔

دھلی ۲۳ مارچ لابی کے حلقوں کا خیال ہے۔ کہ سان فرانسسکو کانفرنس سے قبل حکومت برطانیہ آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب کی تقریروں کی روشنی میں ہندوستان کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان کر دیگی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ سر موصوف کی تقریروں نے اس تمام پروپیگنڈا کا اثر زائل کر دیا ہے۔ جو برطانی ایجنٹ امریکہ وغیرہ ممالک میں ہندوستان کے خلاف کرتے رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۳ مارچ مسٹر روزویلٹ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں نہیں جانتا۔ کہ ہماری فتح کب ہو گی۔ میں نے یا دوسرے امریکنوں نے امن کے متعلق کوئی پیشگوئی کرنے کی کبھی جرأت نہیں کی۔

گلاسکو ۲۳ مارچ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ دنیا میں اس وقت تک آزادی قائم نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ چھوٹی ریاستوں کو ان کے مشترکہ مفاد کی حفاظت کے لئے بڑی ریاستوں سے ملا نہ دیا جائے۔ بین الاقوامی سیاست میں ہمیں ایک نیا تجربہ شروع کرنا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ اس کی داغ بیل سان فرانسسکو میں ڈالی جائیگی ہو سکتا ہے۔ کہ یہ دنیا کا آخری چانس ثابت ہو۔

لنڈن ۲۳ مارچ جاپانی ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جزائر جاپان پر اتحادیوں کی فوج کشی کے خطرہ کے پیش نظر حکومت نے سارے جاپان میں نیم مارشل لاء جاری کر دیا ہے۔ مارشل لاء کے ماتحت بری اور بحری حکام شہری نظام پر کنٹرول کرینگے۔

دہلی ۲۲ مارچ آج مرکزی اسمبلی میں بتایا گیا ہے۔ کہ اچھوتوں کے لئے ۴۵-۱۹۴۴ء سے پانچ سال کے لئے تین لاکھ روپیہ کے وظائف دیتے جانیکا فیصلہ کیا گیا ہے۔

دہلی ۲۲ مارچ ایک ہندو ممبر کی یہ تحریک کہ ریڈیو سٹیشنوں سے ہندی زبان میں بھی خبریں نشر کی جایا کریں۔ کونسل آف سٹیٹ میں مسترد ہو گئی۔

قاہرہ ۲۳ مارچ ممالک عربیہ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس میٹنگ نے فیصلہ کیا کہ وہ عرب ممالک جن کو سان فرانسسکو کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ یعنی مصر، عراق اور سعودی عرب۔ وہ اتحادیوں پر زور دیں۔ کہ شام لبنان اور شرق اردن کو بھی کانفرنس میں شامل کیا جائے۔

سٹاک ہالم ۲۳ مارچ ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ ہٹلر نے ایک ۳۱ سالہ ایکٹرس سے شادی کر لی ہے جس سے پہلے بھی اس کی دو لڑکیاں ہیں۔ وہ اس شادی کو پردہ اخفاء میں رکھنا چاہتا ہے۔ تا جرمن اسے عیاش نہ سمجھیں۔

لنڈن ۲۳ مارچ مسٹر ایمری نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بہت سے دیگر مسائل کے علاوہ ہندوستان کے پولٹیکل لیڈران کی رہائی کے سوال پر بھی لارڈ ویول سے تبادلہ خیالات کیا جائیگا۔

کراچی ۲۳ مارچ کل منگھوپیر کے پاس ایک مسافر گاڑی کو جو حادثہ پیش آیا۔ اس میں ۱۹ اشخاص ہلاک اور ۲۵ مجروح ہوئے۔ حادثہ کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ دھند کی وجہ سے مال گاڑی نظر نہ آ سکی۔

ماسکو ۲۳ مارچ بالٹک کی جنگ اب آخری مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے۔ ہر روز ہزار ہا سوار

آزادی ہند کے متعلق آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تجویز کے متعلق ممبران پارلیمنٹ کے تاثرات

لنڈن ۲۲ مارچ لارڈ ویول کے لنڈن کے دورہ کے متعلق یہاں کے سیاسی حلقے بہت پر امید نظر آتے ہیں۔ مسٹر پیتھک لارنس لیبر ممبر جو ہندوستان کے مسئلہ میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں ایک بیان میں کہا۔ یورپ کی جنگ کا خاتمہ نزدیک نظر آ رہا ہے اور اس موقعہ پر لارڈ ویول کا لنڈن آنا ہندوستانی مسئلہ کے حل کی طرف ایسی اہم پیشقدمی کا باعث ہو سکتا ہے۔ بلاشبہ سر محمد ظفر اللہ خان کی تازہ تجویز زیر غور آئیگی۔ علاوہ ازیں سپرو مصالحتی کمیٹی کی تجاویز کا بھی بیتابی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ ان کو بھی بھاری اہمیت حاصل ہے۔ مسٹر ایمانوئل شنویل نے کہا ڈیڈلاک ختم کرنے اور مسائل کے حل کیلئے یہ نہایت موزوں موقعہ ہے۔ لارڈ ویول اس وقت ہندوستانی صورت حالات کے متعلق تازہ ترین واقفیت اور اپنے سیاسی تاثرات سے آگاہ کر سکینگے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ گذشتہ دنوں مسٹر ایمری نے ہندوستان کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا وہ بھی پر امید ہیں ان سب چیزوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سمجھوتہ کا کافی امکان ہے۔ برطانیہ اس کا خیر مقدم کریگا۔ روس اور امریکہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں لیکن میرا خیال ہے کہ وہ اسے بہت پسند کرینگے مسٹر آرتھر گرین وڈ لیڈر آف آپوزیشن نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ لارڈ ویول کا دورہ ضرور کامیاب رہیگا۔ پارلیمنٹ میں بھی اور پارلیمنٹ کے باہر بھی۔ گذشتہ ہفتوں سے ایسے آثار نمایاں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستانی مسئلہ کے متعلق فضا سازگار ہو رہی ہے برطانیہ میں بے شمار لوگ اس کے حل کا بے تابی سے انتظار کر رہے ہیں۔ لارڈ ویول نہ صرف مشرق بعید کی جنگ کے سلسلے میں صلاح مشورہ کرینگے بلکہ ہندوستان کا سیاسی مسئلہ بھی پوری طرح زیر غور آئیگا۔

پروفیسر جارج کاٹلن جو ہندوستان کے مسائل پر ہونیوالے اکثر جلسوں میں تقاریر کر چکے ہیں لکھتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ موجودہ بات چیت سے ڈیڈلاک ختم ہو کر کوئی تعمیری پروگرام سامنے آئیگا۔ لارڈ ویول اپنی فراخدلی کیلئے شہرت رکھتے ہیں۔ اور ان کا یہ دورہ ویسے بھی پر امید ہے۔